www.alkalam.pk

جو مسئلہ سمجھ میں نہ آئے وہ کسی مستند و ماہر
مفتی سے معلوم کرلیں۔۔ (ابوزبیر)

اعتکاف کے مسائل

تالیف
مفتی محمد صاحب

پیشکش: ابوزبیر
[www_alkalam_pk@yahoo.com]

فہرست

صفحہ نمبر		عنوان	
03-07	----------------	فضائل،تعریف،شرائط اور قسمیں	☆
07-09	------------------	معتکف کے لئے مستحب امور	☆
09-13	----------------	معتکف کے لئے جائز و ناجائز امور	☆
13-18	----------------	معتکف کے لئے مسجد سے باہر نکلنا	☆
18-19	-------------------	معتکف کے لئے مکروہ امور	☆
19-23	---------------	اعتکاف کن امور سے فاسد ہوتا ہے؟	☆
23-24	-------------------------	عورت کا اعتکاف	☆
24-24	-------------------	نابالغ بچوں کو اعتکاف بٹھانا	☆
25-25	------------------	مسنون اعتکاف کب ختم ہوگا؟	☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعتکاف

فضائل، تعریف، شرائط اور قسمیں

فضائل:

(١) عن عائشة رضی اللّٰہ عنها أن النبی صلی اللّٰہ علیه و سلم : "کان یعتکف العشر الأواخر من رمضان، حتی توفاہ اللّٰہ، ثم اعتکف ازواجه من بعده ." (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی، پھر اس کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے اعتکاف کا معمول جاری رکھا۔

(٢) عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنهما ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه و سلم قال فی المعتکف: " هو یعتکف الذنوب، و یجزی له من الحسنات کعامل الحسنات کلها ." (ابن ماجه)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معتکف کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ وہ گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کو ان تمام اچھے کاموں کا جو وہ اعتکاف کی وجہ سے نہیں کر سکتا ایسے ہی بدلہ دیا جائے گا جیسا کہ نیکی کرنے والے کو دیا جاتا ہے۔

اعتکاف کی تعریف اور اس کی شرائط:

اعتکاف کہتے ہیں عبادت کی نیت سے مسجد میں ٹھہرنے کو، صحت اعتکاف کے لئے درج ذیل شرائط کا وجود ضروری ہے:

(۱) مسلمان ہونا، کافر کا اعتکاف نہیں۔

(۲) عاقل ہونا، مجنون کا اعتکاف نہیں۔ بالغ ہونا شرط نہیں اس لئے نابالغ سمجھدار بچہ بھی اعتکاف بیٹھ سکتا ہے۔

(۳) جنابت سے پاک ہونا، ناپاک شخص کا مسجد میں داخلہ ممنوع ہے۔

(٤) اعتکاف کی نیت کرنا، بلانیت مسجد میں بیٹھنے سے اعتکاف نہ ہوگا۔

(٥) جس جگہ اعتکاف بیٹھے وہ جگہ شرعی مسجد ہو۔

(٦) سنت اور واجب اعتکاف میں روزہ سے ہونا۔

فی الهندية : " أما تفسيره : فهو اللبث فی المسجد مع نية الأعتكاف ...... و أما شروطه فمنها النية، حتى لو اعتكف بلا نية لا يجوز بالإجماع ...... و منها مسجد الجماعة ...... و منها الصوم ...... و منها الإسلام و العقل و الطهارة عن الجنابة و الحيض و النفاس ."

(۱/۲۱۱ ، مراقی الفلاح مع الطحطاوي : صـ ۳۸۱)

مسجد کی حد:

مسجد سے مراد خاص وہ حصہ زمین ہے جو نماز کے لئے تیار کیا گیا ہو، یعنی اندر کا کمرہ، برآمدہ اور صحن۔ باقی جو حصہ اس سے خارج ہو وہ مسجد کے حکم میں نہیں، خواہ ضروریات مسجد ہی کے لئے وقف ہو، جیسے امام کا حجرہ، مسجد سے ملحق مدرسہ، جنازہ گاہ، وضوخانہ، غسل خانہ، استنجا خانے۔ یہ تمام جگہیں مسجد سے خارج ہیں، اگر معتکف نے بلاضرورت ان میں قدم رکھا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

فی ردالمحتار : " و لو صعد المنارة لم يفسد بلا خلاف و إن كان بابها خارج المسجد، لانها منه لانه يمنع فيها من كل ما يمنع فيه من البول و نحوه، فأشبه

زاوية من زوايا المسجد ." (٢/ ٤٤٦)

مسجد سے نکلنے کی حد:

مسجد سے باہر نکلنے کا حکم تب لگے گا جب دونوں پاؤں مسجد سے باہر ہوں اور دیکھنے والے یہی سمجھیں کہ یہ مسجد سے باہر ہے، لہٰذا صرف سر باہر نکالنے سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔

" ولا بأس أن يخرج رأسه إلى بعض أهله ليغسله، كذا في التاترخانية ."

(هندية : ١/ ٢١٣)

مسجد کی چھت یا زینہ پر چڑھنا:

مسجد کی چھت کا بھی وہی حکم ہے جو مسجد کا، اسی طرح مسجد کئی منزلہ ہو تو اوپر نیچے کی تمام منزلوں کا ایک ہی حکم ہے، معتکف سب میں آ جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ آنے جانے کا زینہ حدود مسجد کے اندر ہو۔

" لكن ينبغي فيما إذا كان بابها (المنارة) خارج المسجد، أن يقيد بما إذا خرج للأذان، لأن المنارة وإن كانت في المسجد، لكن خروجه إلى بابها لا للأذان خروج منه بلا عذر ." (شامية : ٢/ ٤٤٦)

حدودِ مسجد سے لا پروائی:

اس مسئلہ میں بہت سے معتکف کوتاہی کا شکار ہو کر اپنا اعتکاف توڑ بیٹھتے ہیں، اس لئے معتکف کو چاہئے کہ اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے متولی مسجد سے پوچھ کر مسجد کی حدود پوری طرح معلوم کرلے۔

اعتکاف کی قسمیں:

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں:

(۱) واجب: جس کی منت مان لی جائے، خواہ منت کسی شرط پر موقوف ہو، مثلاً میرا فلاں کام ہوگیا تو اتنے دن کا اعتکاف کروں گا۔ یا منت کسی شرط کے بغیر ہو مثلاً اللہ تعالیٰ کے لئے اتنے دنوں کا اعتکاف میرے ذمہ ہے، منت کا اعتکاف اس صورت میں واجب ہوتا ہے کہ زبان سے الفاظ اداء کرکے اپنے ذمہ واجب کرے۔ صرف دل میں نیت کرنے سے منت نہیں ہوتی۔

" إذا أراد الإيجاب على نفسه ينبغي أن يذكر بلسانه، ولا يكفي لإيجابه النية بالقلب." (الهندية: ۱/۲۱۳)

وفي الدر: " ...... واجب بالنذر بلسانه ...... وبالتعليق." (۲/۴۴۱)

(۲) مسنون: رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔

(۳) مستحب: ان دو قسموں کے سوا جو اعتکاف کیا جائے وہ مستحب ہے۔

"وسنة مؤكدة في العشر الأخير من رمضان ...... ومستحب في غيره من الأزمنة." (درمختار: ۲/۴۴۲)

اعتکاف ہر محلّہ میں سنتِ کفایہ ہے:

رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف شہر کے ہر محلّہ کے حق میں سنت علی الکفایہ ہے۔ یعنی ہر محلّہ کی مسجد میں ایک آدمی اعتکاف بیٹھے ورنہ پورا محلّہ تارک سنت ہوگا۔

في الدر: " وأما الجامع فيصح فيه مطلقا." وفي الحاشية: " لما كان المسجد يشمل الخاص، كمسجد المحلة، والعام وهو الجامع كأموى دمشق مثلاً اخرجه من عمومه تبعا للكافي وغيره لعدم الخلاف فيه." (درمختار: ۲/۴۴۰ ـ ۴۴۱)

وفي الدر: " أي سنة كفاية." وفي الحاشية: "نظيرها إقامة التراويح بالجماعة." (ردالمحتار مع الدر: ۲/۴۴۱ ـ ۴۴۲)

اعتکاف کس مسجد میں افضل ہے:

اعتکاف کے لئے سب سے افضل جگہ مسجد حرام ہے، اس کے بعد مسجد نبوی، پھر مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) پھر بڑی مسجد جس میں نمازی زیادہ آتے ہوں، بشرطیکہ اس میں پانچوں وقت جماعت ہوتی ہو، ورنہ اپنے محلّہ کی مسجد افضل ہے۔

فی ردالمحتار : " تنبیہ : ...... قال فی النهر و الفتح : أما أفضل الاعتکاف، ففی المسجد الحرام، ثم فی مسجده صلی اللّٰه علیه و سلم، ثم فی المسجد الأقصٰی، ثم فی الجامع، قیل إذا کان یصلّی فیه بجماعة، فإن لم یکن ففی مسجده أفضل، لئلا یحتاج إلی الخروج، ثم ما کان أهله أکثر ." (٢/٤٤١)

مسنون اعتکاف کس وقت سے شروع ہوتا ہے:

مسنون اعتکاف میں بیٹھنے کے لئے ضروری ہے کہ ۲۰ رمضان کو غروب آفتاب سے پہلے پہلے مسجد میں داخل ہو جائے اور اعتکاف کی نیت بھی غروب سے پہلے کر لے، خواہ مسجد میں داخل ہوتے ہوئے کرے یا داخل ہونے کے بعد کرے۔ اگر غروب کے بعد مسجد میں داخل ہوا، یا مسجد میں پہلے سے موجود تھا مگر نیت غروب کے بعد کی تو یہ اعتکاف مسنون نہ ہوگا، مستحب ہو جائے گا، اس لئے کہ پورے عشرہ اخیرہ کا اعتکاف نہ ہوا۔

فی الهندیة : " فلو قال : للّٰه علی أن أعتکف یومین، یدخل المسجد قبل غروب الشمس ...... و کذا فی الأیام الکثیرة، یدخل قبل غروب الشمس، هکذا فی فتاویٰ قاضی خان ." (١/٢١٢)

معتکف کے لئے مستحب امور

اعتکاف میں بیٹھنے والے کے لئے درج ذیل کام مستحب ہیں:

(١) لایعنی باتوں سے اپنے کو بچائے، زبان سے صرف کلمۂ خیر نکالے۔

(٢) قرآن مجید کی تلاوت کثرت سے کرے۔

(٣) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ، حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے پاکیزہ حالات اور سلف صالحین کے واقعات وملفوظات کا مطالعہ کرے۔

(٤) اسی اثناء میں مسائل دینیہ (اہل حضرات یا مستند کتب کی مدد سے) سیکھنے پر خصوصی توجہ دے۔

(٥) علاوہ ازیں نفل نمازوں (تحیۃ الوضوء، تحیۃ المسجد، اشراق، چاشت، اوّابین اور تہجد) کی حتی الامکان پابندی رکھے۔

(٦) تمام اذکارِ مسنونہ پابندی سے پڑھے۔

(٧) درود شریف، کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت کرے۔

(٨) شب قدر کی پانچوں راتوں میں ممکن ہو تو رات بھر بیدار رہے اور انہیں مختلف قسم کی عبادات میں بسر کرے، نوافل اور ذکر وتلاوت کے علاوہ دعاء کی کثرت کرے۔

(٩) جہاں اپنے لئے دعاء کرے وہاں اپنے والدین، اعزہ واحباب، ملک وملت بلکہ پوری امت کے حق میں دعا کرے۔

(١٠) شب قدر کی راتوں میں یہ دعاء بھی اہتمام وتوجہ سے کرے:

﴿ اَللّٰھُمّ اِنَّکَ عَفُوٌّ، تُحِبُّ الْعَفُوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ﴾

”اے اللہ! بے شک آپ معاف کرنے والے ہیں، معافی کو پسند کرتے ہیں، پس مجھے بھی معاف کردیجئے۔“ (ترمذی و أحمد و ابن ماجه)

تنبیہ:

ان امور کی بجا آوری بقدر استطاعت کی جائے، اتنا زیادہ غلو جس سے دوسروں کو اعتکاف سے وحشت ہو یا خلل پڑے جائز نہیں۔

فـی الهـندية : ” وأما آدابه : فأن لا يتكلم إلا بخير، وأن يلازم بالاعتكاف عشراً مـن رمضان، وأن يختار أفضل المساجد والأنبياء عليهم السلام وأخبار الصالحين، ويـلازم التلاوة والحديث والعلم وتدريسه وسير النبي صلى اللّٰه عليه وسلم وكتابة أمور الدين ......، ولا بأس أن يتحدث بما لا إثم فيه .“ (۲۱۲/۱)

معتکف کے لئے جائز و ناجائز امور

درج ذیل کام صرف معتکف کے لئے مباح (جائز) ہیں:

کھانا پینا وغیرہ:

مسجد میں کھانا پینا، لیٹنا اور آرام کرنا۔

فی الدر : ” وخصَّ (أی المعتكف) بأكل وشرب ونوم وعقد احتاج إليه .“ (۴۴۸/۲)

لباس تبدیل کرنا اور تیل لگانا:

لباس تبدیل کرنا اور تیل لگانا جائز ہے۔

” وكذا الأكل والشرب واللبس والطيب والنوم .“ (بدائع الصنائع : ۱۱۷/۲)

وفی الهندية : ” ويلبس المعتكف ...... ويدهن رأسه كذا فی الخلاصة .“ (۲۱۳/۱)

مگر تیل لگانے میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ مسجد کی چٹائی، دری یا مسجد کی اور کوئی چیز آلودہ نہ ہو، نہ بال مسجد میں گرنے پائیں، کوئی چادر وغیرہ بچھالیں، پھر اسے مسجد سے باہر مناسب جگہ جھڑوادیں یا کسی تھیلی وغیرہ میں رکھیں، بعد میں مناسب جگہ ڈلوادیں۔

جگہ تبدیل کرنا:

جگہ تبدیل کرنا، یعنی مسجد میں ایک جگہ اعتکاف بیٹھنے کے بعد اٹھ کر دوسری جگہ بیٹھ جانا۔
نفل اعتکاف بیٹھنے والے کے لئے بھی یہ کام بلا کراہت مسجد میں جائز ہیں۔

” واعلم أنه كما لا يكره الأكل ونحوه في الاعتكاف الواجب، فكذلك في التطوع، كما في كراهية جامع الفتاوىٰ .“ (ردالمحتار : ٢/ ٤٤٨)

مسجد میں معتکف کا خرید وفروخت کرنا:

اپنی بیوی یا بچوں کی ضرورت سے مسجد میں کسی چیز کی خرید وفروخت کرنا جائز ہے، مگر سودا سلف مسجد میں رکھنا جائز نہیں، ہاں اگر ایسی ہلکی پھلکی چیز ہو جو مسجد میں جگہ نہ گھیرے تو اسے لانے کی گنجائش ہے۔ اور جو چیز اپنی یا اہل وعیال کی ضرورت کی نہ ہو یا بنیت تجارت اس کی خرید وفروخت کی جائے تو یہ خرید وفروخت ناجائز ہے، گو کہ صرف زبانی ہی ہو۔

في الدر : ” ...... وعقد احتاج إليه لنفسه أو عياله، فلو لتجارة كره .“ وفي الحاشية : ”وقال أبو السعود: نقل الحموي عن البرجندي : أن إحضار الثمن والمبيع الذي لا يشغل المسجد جائز .“ (ردالمحتار مع الدر : ٢/ ٤٤٩)

مباح باتیں کرنا:

بقدرِ ضرورت مباح باتیں کرنا درست ہے۔
بالکل خاموش رہنا بھی جائز ہے جبکہ اسے ثواب وقربت نہ سمجھے۔ البتہ بات چیت کی محفل جما کر اس کے لئے بیٹھک کرنا بہرحال مکروہِ تحریمی ہے۔

في الدر : ” وتكلم إلا بخير ......، ومنه المباح عند الحاجة إليه، لا عند عدمها، وهو محمل ما في الفتح أنه مكروه في المسجد .“ وفي الحاشية: ”أي إذا جلس له ...... وظاهر الوعيد أن الكراهة فيه تحريمية .“ (ردالمحتار مع الدر : ٢/ ٤٤٩)

گفتگو کرنے میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ کسی دوسرے معتکف یا نمازی کی راحت و عبادت میں خلل نہ آئے، ورنہ یہ گفتگو نا جائز ہوگی۔

معتکف کا مسجد میں سر وغیرہ دھونا:

سر مسجد سے باہر نکال کر اور ڈاڑھی وغیرہ دھونا بھی جائز ہے، خواہ خود دھوئے یا کسی سے دھلوائے، اسی طرح مستعمل پانی کے لئے کوئی بڑا برتن رکھ کر ہاتھ منہ یا سر مسجد میں دھونا چاہے بلکہ وضو بھی کرنا چاہے تو مضایقہ نہیں، بشرطیکہ پانی مسجد میں گرنے نہ پائے۔

فی ردالمحتار: " فلو أمكنه (الغسل) من غير أن يتلوث المسجد فلا بأس به، بدائع، أي بأن كان فيه بركة ماء أو موضع معد للطهارة أو اغتسل فى إناء بحيث لا يصيب المسجد الماء المستعمل ...... فإن كان بحيث يتلوث بالماء المستعمل، يمنع منه لأن تنظيف المسجد واجب ." (٢/٤٤٥)

معتکف کے لئے نسوار، سگریٹ کا استعمال:

حقہ اور سگریٹ مسجد میں بیٹھ کر پینا جائز نہیں، اور معتکف کے لئے مسجد سے باہر جانا بھی جائز نہیں۔ اگر معتکف ان چیزوں کا عادی ہے تو اسے مدتِ اعتکاف میں ان چیزوں کو ترک کر دینا چاہیئے۔

اگر کسی کو شدید تقاضا ہو تو وہ کسی ضرورت کے موقع پر مسجد سے نکلے تو راستہ میں سگریٹ، بیڑی، نسوار استعمال کر لے، مگر اس کے بعد فوراً منہ سے بدبو زائل کر دے۔

معتکف کا بضرورت محرم عورت سے ملنا:

کوئی ضروری کام درپیش ہو تو بیوی یا کوئی محرم خاتون (ماں، بیٹی، بہن، بھتیجی وغیرہ) مسجد میں آکر معتکف سے مل سکتی ہے، لیکن ضروری ہے کہ ایسے وقت آئے جب مسجد میں عام لوگ نہ ہوں اور باپردہ آئے، نیز اس موقع پر کسی دوسرے شخص کی نظر پڑ جائے تو اس کے سامنے فوری

وضاحت کردے کہ یہ میری بیوی ہے یا محرم خاتون ہے، تا کہ اس کے لئے بدگمانی کا موقع نہ رہے۔

معتکف کا مسجد میں ٹہلنا:

معتکف کا بضرورت مسجد میں ٹہلنا جائز ہے۔

معتکف کا مسجد میں مریض کا علاج کرنا:

مسجد میں مریض کا حال سن کر یا معاینہ کر کے اسے بلا معاوضہ دواء یا علاج بتانا اور نسخہ لکھ دینا جائز ہے۔

" وخص المعتكف بأكل وشرب وعقد احتاج إليه ......، كبيع ونكاح ورجعة ." (ردالمحتار : ٢/٤٤٨)

معتکف کا مسجد میں حجامت بنوانا:

اپنی حجامت خود بنانا جائز ہے اور حجام سے بنوانے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر بدون عوض کرتا ہے تو مسجد کے اندر جائز ہے اور اگر بالعوض کرتا ہے تو معتکف مسجد کے اندر رہے مگر حجام مسجد سے باہر بیٹھ کر حجامت بنائے۔ مسجد کے اندر اجرت سے کام کرنا جائز نہیں۔

" لأن المسجد محرز عن حقوق العباد، وفيه شغله بها ." (رد المحتار : ٢/٤٤٩)

معتکف کا مسجد میں کپڑے دھونا یا سینا:

معتکف کے لئے مسجد میں بوقت ضرورت اپنے کپڑے دھونا اور سینا جائز ہے، مگر یہ احتیاط ضروری ہے کہ پانی مسجد میں گرنے نہ پائے، واضح رہے کہ کپڑے دھونے کے لئے مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں۔

فـی ردالمحتار : ” فلو أمکنه من غیر أن یتلوث المسجد فلا بأس به، بدائع، أي بـأن کـان فیه برکة ماء أو موضع معد للطھارة، أو اغتسل فی إناء بحیث لا یصیب المسجد الماء المستعمل .“

وقـال فـی الـدر : ” وحرم علیه ...... الخروج إلا لحاجة الإنسان، طبعیة ...... أو شرعیة.“ (ردالمحتار مع الدر : ۲/ ٤٤٥)

اعتکاف میں پردے لٹکانا:

اعتکاف میں پردے لٹکانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، معتکف کو چاہئے کہ دل جمعی ویکسوئی کے لئے پردے لٹکالے اور اس خلوت خانے میں دعاء وعبادت کا مشغلہ رکھے اور نمازوں کے اوقات میں اگر ضرورت ہو تو پردے اٹھالئے جائیں۔

عن أبی سعید الخدري رضي اللّٰہ تعالیٰ عنه أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم اعتـکف الـعشـر الأول مـن رمضان، ثم اعتکف العشر الأوسط فی قبة ترکیة، علی سدتھا حصیر ...... إلی آخر الحدیث . (مسلم مع شرح النووی : ۱/ ۳۷۰)

معتکف کے لئے مسجد سے باھر نکلنا

معتکف اذان کے لئے نکل سکتا ہے:

اذان دینے کی جگہ (مثلاً منارہ، حجرہ وغیرہ) اگر حدود مسجد کے اندر ہے تو معتکف کو اس میں جاکر اذان دینا بلا کراہت جائز ہے، بلکہ اذان کے علاوہ کسی دوسرے مقصد سے وہاں جانا چاہے تو بھی مضایقہ نہیں اور اگر یہ جگہ مسجد سے باہر ہے، لیکن اس میں جانے کا دروازہ مسجد کے اندر ہے تو اس میں بھی اذان دینے یا کسی دوسرے مقصد سے جانا جائز ہے، مگر احتیاط اس میں ہے کہ اذان کے سوا کسی دوسرے کام کے لئے اس میں نہ جائے۔

اور اگر یہ منارہ، حجرہ وغیرہ حدود مسجد سے باہر ہے تو معتکف اس میں صرف اذان دینے کے لئے جاسکتا ہے اور ان تینوں صورتوں میں یہ معتکف موذن ہو (یعنی اذان دینا اس کی ذمہ داری ہو) یا غیر موذن، دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔

فی الدر : " ...... وأذان، لو مؤذنا ." وفی الحاشیة : "ولو قال الشارح: وأذان ولو غیر مؤذن وباب المنارة خارج المسجد . لكان أولىٰ، حلبی ."

(ردالمحتار مع الدر : ٢/٤٤٥)

حاجاتِ طبعیہ کے لئے نکلنا:

حاجاتِ طبعیہ کے لئے نکلنا درست ہے، جیسے پیشاب، پاخانہ اور غسل جنابت جبکہ حدود مسجد میں اس طور سے غسل کرنا ممکن نہ ہو کہ مستعمل پانی کا کوئی قطرہ مسجد میں گرنے نہ پائے۔

" ویحرم علیه ...... الخروج إلا لحاجة الإنسان طبیعیة كبول وغائط وغسل لو احتلم ولا یمكنه الاغتسال فی المسجد ."

وفی الحاشیة : " فلو أمكنه من غیر أن یتلوث المسجد، فلا بأس به ."

(ردالمحتار مع الدر : ٢/٤٤٥)

بلغم ڈالنے یا ناک صاف کرنے کے لئے مسجد سے نکلنا:

بلغم ڈالنے یا ناک صاف کرنے کے لئے مسجد سے نکلنا جائز نہیں، بوقت ضرورت اس مقصد کے لئے معتکف اگالدان مسجد میں رکھے یا مسجد میں ہی کھڑے ہوکر بلغم اور رینٹ باہر ڈال دے۔

وضو کے لئے مسجد سے باہر جانا:

اگر مسجد کے اندر بیٹھ کر وضوء کرنے کی ایسی جگہ ہو کہ پانی مسجد سے باہر گرے تو مسجد سے باہر جانا جائز نہیں، ورنہ جائز ہے۔ وضوء خواہ فرض نماز کے لئے ہو یا نفل یا تلاوت یا ذکر کرنے کے

لئے،سب کا یہی حکم ہے۔

”فإذا خرج لبول أو غائط، لا بأس بأن يدخل بيته ويرجع إلى المسجد كما فرغ من الوضوء.“

وقال: ”ثم إن أمكنه الاغتسال فى المسجد من غير أن يتلوث المسجد فلا بأس به، وإلا فيخرج ويغتسل ويعود إلى المسجد، ولو توضأ فى المسجد فى إناء فهو على هذا التفصيل.“ (هندية: ۲۱۲/۱ ـ ۲۱۳، أحسن الفتاوىٰ: ۵۰۰/٤)

معتکف کا کھانا لانے کے لئے مسجد سے نکلنا:

گھر سے کوئی کھانا لانے والا نہ ہوتو ایسی مجبوری میں معتکف خود جا کر کھانا لا سکتا ہے،مگر وقت سے پہلے نکلنا جائز نہیں،اس لئے غروب آفتاب کے بعد جائز ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ کھانا لے کر فوراً واپس آجائے اور مسجد میں کھانا کھائے۔

فى ردالمحتار: ”وقيل يخرج بعد الغروب للأكل والشرب، وينبغى حمله على ما إذا لم يجد من يأتى له به فحينئذ يكون من الحوائج الضرورية.“ (۴۴۹/۲)

حاجاتِ شرعیہ کی وجہ سے مسجد سے نکلنا:

حاجاتِ شرعیہ کے لئے نکلنا بھی جائز ہے،مثلاً کوئی ایسی مسجد میں اعتکاف بیٹھا ہے جس میں جمعہ نہیں ہوتا تو جمعہ کے لئے نکلنا جائز ہے اور اندازہ کر کے اذانِ ثانی سے اتنی دیر پہلے نکلے کہ جامع مسجد میں پہنچ کر دو رکعت تحیۃ الوضوء اور چار رکعت سنت اطمینان سے پڑھ کر اذانِ خطبہ سن سکے۔اگر اندازہ کرنے میں غلطی لگ گئی اور اس سے پہلے پہنچ گیا تو بھی مضایقہ نہیں۔اور جمعہ کے فرضوں سے سلام پھیر کر اطمینان سے چھ رکعات سنت پڑھ کر اپنی مسجد میں واپس آجائے۔ اگر اس سے زیادہ وقت جامع مسجد میں ٹھہر گیا یا جمعہ کے بعد نکلا ہی نہیں اور اعتکاف کے بقیہ ایام جامع مسجد ہی میں بیٹھ کر پورے کرلئے تب بھی جائز ہے،مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

” ويخرج للجمعة حين تزول الشمس، إن كان معتكفه قريبا من الجامع ...... لكنه يخرج في وقت يمكنه أن يأتي الجامع، فيصلي أربع ركعات قبل الأذان . وبعد الجمعة يمكث بقدر ما يصلي أربع ركعات ...... فإن مكث يوما وليلة أو أتم اعتكافه لا يفسده و يكره .“ (هندية : ۱/ ۲۱۲)

گاؤں کی مسجد میں اعتکاف کرنے والوں کے لئے جمعہ کے لئے نکلنا:

معتکف اگر گاؤں کی مسجد میں بیٹھا ہے تو جمعہ کے لئے شہر میں آنا جائز نہیں، ورنہ اعتکاف فاسد ہوجائے گا۔ (فتاوىٰ محمودية : ۳/ ۱۷۵)

معتکف حاجت ضروریہ قریب سے پوری کرے:

کسی طبعی یا شرعی حاجت کے لئے نکلے تو حتی الامکان ایسی جگہ حاجت پوری کر کے لوٹے جو مسجد سے نزدیک ہو، مثلاً مسجد کے بیت الخلاء اور غسل خانے نزدیک ہوں اور گھر کے دور، یا کسی کے دو گھر ہیں، ایک مسجد سے نزدیک ہے دوسرا مسجد سے دور، تو نزدیک جا کر ضرورت پوری کرے، البتہ نزدیک والی جگہ سے طبیعت مانوس نہ ہو یا اور کوئی رکاوٹ حائل ہو، خواہ طبعی خواہ شرعی، تو دور کی جگہ جانے میں کوئی حرج نہیں۔ اور کسی حاجت کے لئے نکلنے کے بعد یہ بھی ضروری نہیں کہ تیز رفتاری سے چلے، بلکہ طبعی رفتار سے چلتے ہوئے اطمینان سے حاجت پوری کرے۔

” وإن كان خرج لحاجة الإنسان ينبغي أن يمشي على التؤدة .“

(عالمكيرية : ۱/ ۲۱۲)

” فإذا كان لا يألف غيره بأن لا يتيسر له إلا في بيته، فلا يبعد الجواز (جواز الذهاب إلى بيته وترك بيت الخلاء للمسجد) بلا خلاف .“ (ردالمحتار : ۲/ ٤٤٥)

معتکف کا نمازِ جنازہ اور عیادت کے لئے نکلنا:

اعتکاف منذور کی نذر مانتے وقت نماز جنازہ، عیادت مریض اور مجلس علم میں حاضری کے لئے خروج کا استثناء صحیح ہے اور نکلنا جائز ہے، خواہ زبان سے استثناء کرے یا دل میں اس کی نیت کرے مگر مسنون اعتکاف میں یہ نیت کی تو وہ نفل ہوجائے گا، سنت اداء نہ ہوگی، مسنون اعتکاف صرف وہی ہے جس میں کوئی استثناء نہ کیا ہو۔ اس میں نکلنا مفسد ہے، البتہ قضاء حاجت جیسی ضرورت کے لئے نکلنے پر دیکھا کہ راستہ ہی میں نماز جنازہ شروع ہورہی ہے تو اس میں شریک ہوسکتا ہے، نماز سے قبل انتظار اور نماز کے بعد وہاں ٹھہرنا جائز نہیں، اسی طرح قضاء حاجت کے لئے اپنے راستے پر چلتے چلتے عیادت کرسکتا ہے، عیادت اور نماز جنازہ کے لئے راستہ سے کسی جانب مڑنا اور ٹھہرنا جائز نہیں۔

" لو شرط وقت النذر أن يخرج لعيادة مريض ...... جاز ذلك ."

(الدرالمختار : ۲/۴۴۸)

وفی تحريرات الرافعي : " الظاهر صحة الاكتفاء بالنية فإن نية تخصيص العام جائزة وهذا منه فی المعنی ." (۲/۱۵۵)

بیت الخلاء خالی ہونے کے لئے انتظار کرنا:

معتکف اگر قضائے حاجت کے لئے نکلا لیکن بیت الخلاء خالی نہیں تھا تو اس کے لئے وہیں انتظار کرنا درست ہے، اس سے اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔ (أحسن الفتاویٰ: ۴/۵۰۱)

فی الشامية : " الأولیٰ تفسيرها (الحاجة المستثناة) بالطهارة ومقدماتها، ليدخل الاستنجاء والوضوء والغسل، لمشاركتها لهما فی الاحتياج وعدم الجواز فی المسجد ." (۲/۴۴۵)

معتکف اگر قضائے حاجت کے لئے نکلا تو غسل نہیں کر سکتا:

معتکف قضائے حاجت کے لئے نکلا تو صفائی کے لئے غسل نہیں کر سکتا، اس سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا، البتہ اگر غسل خانہ بیت الخلاء کے ساتھ ہی ہو اور نہانے میں وضوء سے زیادہ دیر نہ لگے تو قضائے حاجت کے بعد غسل کی اجازت ہے، اس کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ مسجد ہی میں کپڑے اتار کر صرف لنگی میں چلا جائے اور نل کھول کر بدن پر پانی بہا کر نکل آئے نہ صابن لگائے اور نہ زیادہ ملے، اس طرح صفائی تو نہیں ہوگی لیکن ٹھنڈک حاصل ہو جائے گی۔

معتکف کے لئے مکروہ امور

جو باتیں اعتکاف سے باہر حرام یا مکروہ ہیں جیسے گالم گلوچ، فضول گفتگو، غیبت وعیب جوئی، ریا کاری، کسی بدبودار چیز کا استعمال، روزہ کی حالت میں اور پھر خصوصاً دوران اعتکاف ان کی حرمت اور کراہت اور بڑھ جاتی ہے، البتہ اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔

فی الهندية : " ولا يفسد الاعتكاف سباب ولا جدال ." (۲۱۳/۱)

تصویر والا اخبار یا رسالہ:

ایسا اخبار یا رسالہ دیکھنے میں مضایقہ نہیں جو جاندار کی تصویر سے پاک ہو اور اس کے مضامین بھی درست ہوں، لیکن اخبار کا کوئی صفحہ بھی عموماً تصاویر اور جھوٹی خبروں سے پاک نہیں ہوتا، اس لئے اسے مسجد میں لانا کراہت سے خالی نہیں، بالخصوص اگر معتکف دینی مقتداء ہے تو عوام اس کے عمل سے غلط استدلال کریں گے۔

مسجد میں اجرت پر تعلیم دینا:

معتکف کے لئے اجرت لیکر تعلیم دینا مکروہ ہے، خواہ دینی ہو یا دنیوی، اجرت پر کوئی اور عمل کرنا بھی مکروہ ہے۔

” لأن المسجد محرز عن حقوق العباد، وفيه شغله بها .“ (ردالمحتار : ۲/٤٤٩)

معتکف کا خاموش رہنا:

اسی طرح بالکل خاموشی اختیار کرلینا بھی مکروہ ہے جبکہ اسے فی نفسہٖ عبادت تصور کرے، اور اگر زبان کے گناہوں سے بچنے کے لئے خاموش رہے تو یہ اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔

” ویکرہ تحریما صمت، إن اعتقدہ قربة، وإلا لا .“ (الدرالمختار : ۲/٤٤٩)

مسجد میں سامان لاکر بیچنا:

سامان مسجد میں لاکر فروخت کرنا یا بلا ضرورت صرف تجارت اور مال بڑھانے کے لئے خرید وفروخت کرنا مکروہ ہے، خواہ سامان مسجد نہ لائے۔

” لأن المسجد محرز عن حقوق العباد وفیه شغله بها .“ (ردالمحتار : ۲/٤٤٨)

اعتکاف کن امور سے فاسد ہوتا ہے؟

معتکف کا جان بوجھ کر یا بھولے سے مسجد کی حدود سے نکلنا:

طبعی اور شرعی حاجات (جن کی تفصیل اوپر مباحات کے ذیل میں گزر چکی) کے سوا کسی بھی سبب سے مسجد سے باہر نکلنا اعتکاف کو توڑ دیتا ہے۔ یہ نکلنا خواہ لمحہ بھر کے لئے ہی ہو اور جان بوجھ کر ہو یا بھول کر، خوشی سے ہو یا مجبوری سے، البتہ مجبوری سے اعتکاف توڑا تو گناہ نہ ہوگا، مثلاً بیماری کے عذر سے نکلا۔

فی الهندیة : ” والأصل : أن ما کان من محظورات الاعتکاف وهو ما منع عنه لأجله لا لأجل الصوم، لا یختلف فیه العمد والسهو والنهار واللیل، کالجماع

والخروج ." (الهندية : ٢١٣/٢)

اگر مسجد گرنے لگی تھی اس لئے نکل گیا یا جبراً نکال دیا گیا یا اپنا سامان تلف ہونے کا اندیشہ تھا اور نکلتے ہی فوراً دوسری مسجد میں چلا گیا تو اعتکاف نہیں ٹوٹا۔ پیشاب پاخانہ کے لئے نکلا تھا مگر قرض خواہ نے پکڑ کر روک لیا یا جنازہ کے لئے نکلا، یا اعتکاف یاد نہ رہا اور بھول کر نکل گیا، تو ان تمام صورتوں میں نکلنے پر کوئی گناہ نہیں، گو کہ اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

" فإن خرج من المسجد بعذر، بأن انهدم المسجد، أو أخرج مكرها، فدخل مسجداً آخر من ساعته، لم يفسد إعتكافه استحسانا هكذا فى البدائع، و كذا لو خاف على نفسه أو ما له فخرج ...... ولو خرج لبول فحبسه الغريم ساعة فسد إعتكافه ." (هندية : ٢١٢/١)

بعض صورتوں میں اعتکاف توڑ دینا واجب ہے، مثلاً کوئی انسان ڈوب رہا ہے یا جل رہا ہے، اسے بچانے کے لئے یا جنازہ تیار ہے اور اس پر نماز پڑھانے والا کوئی نہیں، یا ایسی گواہی کے لئے نکلنا جو اس کے ذمہ واجب ہے اور اس کے بغیر کسی کا حق مارا جاتا ہو۔

" ولو خرج لجنازه يفسد اعتكافه، و كذا لصلاتها، ولو تعينت عليه أو لإنجاء الغريق ...... أو لأداء الشهادة ." (هندية : ٢١٢/١)

کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کے لئے نکلنا:

معتکف کو کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کے لئے نکلنا جائز نہیں، مسجد ہی میں کسی برتن میں دھولے، منجن یا مسواک وغیرہ وضوء کے ساتھ کرسکتا ہے، صرف منجن وغیرہ کے لئے نکلنا جائز نہیں، اگر نکلا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ وضوء سے قبل یا بلا قصد وضوء، وضوء خانہ پر بیٹھ کر صابن سے ہاتھ دھونا بھی جائز نہیں، اسی طرح وضوء کے بعد وضوء خانہ پر کھڑے ہو کر رومال سے وضوء کا پانی خشک کرنا بھی جائز نہیں۔ ان صورتوں میں بھی اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ جس طبعی یا شرعی

ضرورت کے لئے نکلے، اس سے فارغ ہوتے ہی فوری مسجد میں لوٹ آئے ورنہ اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

”لو خرج لحاجة الانسان ومكث بعد فراغه انه ينتقض اعتكافه عند ابي حنيفة قل أو كثر وعندهما لا ينتقض ما لم يكن أكثر من نصف يوم كذا في البدائع .“

(بحر : ۳۰۲/۲)

دن میں کھا پی لینا:

دن میں قصداً کھاپی لیا تو روزہ کے ساتھ اعتکاف بھی ٹوٹ جائے گا اور بھول کر کھانے پینے سے روزہ کی طرح اعتکاف بھی نہیں ٹوٹتا۔

”وما كان من محظورات الصوم، وهو ما منع عنه لأجل الصوم، مختلف فيه العمد والسهو والنهار والليل، كالأكل و الشرب .“ (هندية : ۲۱۳/۱)

”سن لبث في مسجد بصوم ونية ...... الاعتكاف المسنون سنة مؤكدة وهو العشر الأخير من رمضان فان الصوم من شرطه حتى لو اعتكفه من غير صوم لمرض أو سفر ينبغي أن لا يصح .“ (البحر : ۹۹/۲)

مرتد ہونا:

العیاذ باللہ کوئی مرتد ہوگیا تو اعتکاف باطل ہوجائے گا اور اس کی قضاء بھی نہیں۔

”قال في الفتح : إن نفس النذر بالقربة قربة فيبطل بالردة كسائر القرب ...... وإذا بطل سببه لم يجب قضاءه .“ (ردالمحتار : ۴۴۷/۲)

مجنون یا بے ہوش ہونا:

بے ہوشی یا جنون اگر مسلسل اتنا وقت طاری رہے جس میں ایک روزہ قضاء ہوجائے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا، اس سے کم مقدار میں ہوتو نہ ٹوٹے گا۔

فی الدر: ” وكذا إغمائه و جنونه، إن دام أياما .“ وفی الحاشية: ” المراد بالأيام: أن يفوته صوم بسبب عدم إمكان النية .“ (ردالمحتار: ٤٥٠/٢)

احتلام ہوجانا:

احتلام ہونے سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا، احتلام ہونے پر معتکف کو چاہئے کہ بیدار ہوتے ہی پہلے تیمّم کرلے، پھر فوری مسجد سے نکل جائے، جسے احتلام کا اندیشہ ہو اس کے لئے بہتر ہے کہ پہلے سے اپنے ساتھ کوئی ڈھیلا وغیرہ رکھ لے، ورنہ مسجد کی زمین پر ہی تیمّم کرلے۔ اگر کسی ضرر کا اندیشہ ہو یا پانی ملنے میں کچھ دیر ہو یا پانی گرم ہو رہا ہو تو اسی تیمّم کے ساتھ مسجد میں بیٹھ کر انتظار کرے۔

فی الهندية: ” وكذا (لا يفسد) لو احتلم كذا فی فتح القدير .“ (٢١٣/١)

اعتکاف ٹوٹنے پر حکم قضاء:

نفل اعتکاف کی قضاء واجب نہیں، اس لئے کہ وہ مسجد سے نکلنے سے ٹوٹتا نہیں بلکہ ختم ہوجاتا ہے، اعتکاف منذور اگر ٹوٹ جائے، خواہ نذرِ معین ہو یا غیر معین، تو سب ایام کی قضاء واجب ہے، نئے سرے سے اتنے دن پورے کرے کیونکہ ان میں تتابع (مسلسل رکھنا) لازم ہے اور عشرہ اخیرہ رمضان کے مسنون اعتکاف ٹوٹ جائے تو صرف اس دن کی قضاء واجب ہے جس میں اعتکاف ٹوٹا۔ فساد کے بعد یہ اعتکاف نفل ہوگیا، ایک دن کی قضاء چاہے رمضان ہی میں کرلے یا رمضان کے بعد نفل روزہ کے ساتھ کرے۔ ایک دن کی قضاء میں رات دن دونوں کی قضاء واجب ہے یا صرف دن کی؟ قواعد سے یوں مفہوم ہوتا ہے کہ اعتکاف دن میں فاسد ہوا تو صرف دن کی قضاء واجب ہوگی، صبح صادق سے قبل شروع کرکے غروب آفتاب تک کرے، اور اگر رات میں اعتکاف فاسد ہوا تو رات دن دونوں کی قضاء واجب ہے، غروب آفتاب سے قبل شروع کرکے دوسرے روز غروب کے بعد ختم کرے۔

”فلو شرع فی نفله ثم قطعه، لاقضاء علیه علی الظاهر .“

وقال : ” فلو نذر اعتكاف يوم لزمه فقط، نواه أو لم ينو، وإن نوى الليلة معه لزماه، ولو نذر اعتكاف ليلة، لم يصح مالم ينوبها اليوم .“

وقال : ” الحاصل أن الوجه لزوم كل يوم شرع فيه عندهما ...... بخلاف الباقي، لأن كل يوم بمنزلة شفع من النافلة الرباعية .“ (ردالمحتار : ۲/ ٤٤٤ ـ ٤٥١)

عورت کا اعتکاف

عورت گھر کی مسجد (یعنی نماز کی مخصوص جگہ) میں اعتکاف کرے اور یہ جگہ اس کے حق میں بمنزلہ مسجد کے ہوگی، یعنی کھانا، پینا، لیٹنا اسی جگہ ہوگا اور کسی طبعی یا شرعی ضرورت کے بغیر اس جگہ سے باہر نکلنے پر اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ اگر گھر میں پہلے سے نماز کی مخصوص جگہ موجود ہو تو اسی میں اعتکاف کرے، اس سے ہٹ کر گھر میں دوسری جگہ اعتکاف جائز نہیں اور پہلے سے کوئی جگہ نماز کے لئے مخصوص نہیں ہے تو اب مخصوص کرلے اور اسی میں اعتکاف کرے، گھر کی بجائے مسجد میں اعتکاف کرنا عورت کے لئے مکروہ ہے۔

” والمرأة تعتكف في مسجد بيتها ...... ولو لم يكن في بيتها مسجد، تجعل موضعا منه مسجداً .“ (هندية : ۱/ ۲۱۱)

عورت کا دورانِ اعتکاف گھر کا کام کرنا:

سوال: جو عورت گھر میں اعتکاف بیٹھے، وہ گھر کے کام کاج کس طرح کرے؟ جبکہ اور کوئی گھر کا کام کرنے والا بھی نہیں ہے۔ (محبوب عالم)

جواب: بیت الخلاء کے تقاضے اور وضوء کے علاوہ اعتکاف کی جگہ سے باہر نکلنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے، لہٰذا ایسی عورت جس کے گھر میں کوئی اور کام کاج کے لئے نہ ہو وہ

مسنون اعتکاف کے لئے نہ بیٹھے، البتہ اپنے کاموں سے فارغ ہوکر اس مخصوص جگہ پر ذکر و تلاوت وعبادت کے ذریعے اس مقدس مہینے کی برکات سے فائدہ اٹھاسکتی ہے۔

فی الهندية : " وإذا اعتكفت في مسجد بيتها، فتلك البقعة في حقها كمسجد الجماعة في حق الرجل، لا تخرج منه إلا لحاجة الإنسان ." (١/٢١١)

عورت کو اعتکاف میں بیٹھنے کے لئے شوہر کی اجازت ضروری ہے:

عورت کو اعتکاف میں بیٹھنے کے لئے خاوند سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے اور خاوند اسے اعتکاف سے منع بھی کرسکتا ہے، لیکن جب ایک بار اجازت دے دی تو اب منع نہیں کرسکتا۔

" فيصح من المرأة ...... بإذن الزوج إن كان لها زوج ." (هندية : ١/٢١١)

اجازت کے بعد شوہر بیوی سے ہم بستری نہیں کرسکتا:

خاوند نے جب اجازت دے دی تو اب اس کے لئے بیوی سے ہم بستر ہونا، بوس وکنار کرنا یا اس ارادہ سے بیوی کی اعتکاف گاہ میں داخل ہونا جائز نہیں، تاہم اس نے ہم بستری کرلی تو بیوی کا اعتکاف فاسد ہوگیا، ہم بستری کے سوا دوسری باتوں سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا۔

" فإن أذن له الزوج بالاعتكاف، لم يكن له أن يمنعها بعد ذلك، وإن منعها، لا يصح منعه ." (هندية : ١/٢١١)

نابالغ بچوں کو اعتکاف بٹھانا

سوال: آج کل مسجد میں نابالغ لڑکوں کو بھی اعتکاف بٹھادیا جاتا ہے جو کہ پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔ آپ یہ بتائیں کہ کیا بچوں اور نابالغ لڑکوں کو اعتکاف بٹھایا جاسکتا ہے؟ (محبوب عالم)

جواب: اعتکاف عاقل بالغ مسلمانوں کے لئے مسنون ہے، بچوں کے لئے نہیں، سمجھدار بچے کا اعتکاف بیٹھنا اگرچہ فی نفسہ جائز ہے مگر اس زمانے میں بچوں کے اعتکاف بیٹھنے میں

بہت سے مفاسد اور خرابیاں ہیں جن کے ہوتے ہوئے بچوں کو اعتکاف بٹھانا جائز نہیں۔

فی الھندیۃ : " وأما البلوغ فلیس بشرط لصحۃ الاعتکاف، فیصح من الصبی العاقل." (۱/۱۱۲)

مسنون اعتکاف کب ختم ہوگا؟

جب شوال کا چاند نظر آئے تو اعتکاف پورا ہو جاتا ہے۔معتکف اگر چاہے تو اسی وقت مسجد سے گھر چلا جائے، لیکن افضل یہ ہے کہ رات مسجد ہی میں گزارے اور صبح عید کی نماز کے لئے مسجد ہی سے جائے، پھر عید کی نماز کے بعد گھر جائے۔

☆☆☆☆

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]